احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷	ہفتہ - ۲۳ - جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ ، ۱۹ ، فتح ۱۳۷۱ ہش ، ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲ء	نمبر ۲۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا وہ کریں جو دل کی گہرائی سے نکلے

دعا وہ کریں جو دل کی گہرائی سے نکلے۔ صرف ہونٹوں سے نہ نکل رہی ہو۔ دعا کی ایسی کیفیت پیدا کریں کہ جس کے نتیجہ میں آپ کے جذبات ہی دعا بن چکے ہوں۔ آپ کے دل میں جو اللہ کا پیار ہو۔ وہ ہر وقت دعا بنا رہے اور بھاپ کی طرح اڑتا رہے۔ جس طرح سمندروں سے بخارات از خود اٹھتے رہتے ہیں۔ ویسی کیفیتیں پیدا کریں کہ سوتے ہوئے بھی اور جاگتے ہوئے بھی دعا بلند ہو رہی ہو اور توجہ کا مرکز ہی دعا بن جائے۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مگر اس کی جگہ خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ (ــــــ) خدا چڑ جاتا ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان بسبب اپنے گناہوں کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دُور ہو جاتا ہے یا مثال کے طور پر یُوں سمجھ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ میں بیٹھا ہُوا ہو جس کے چار دروازے ہوں۔ اگر وہ ان دروازوں کو کھولے گا تو دھوپ اور آفتاب کی روشنی اندر آتی رہے گی اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روشنی کا آنا بند ہو جائے گا۔ غرض یہ بات سچی ہے کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سُنّت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے۔ جیسے اس شخص نے بد قسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دیئے تھے تو اس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔

یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۳۸۸)

درخواست دعا

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت کی بھتیجی عزیزہ فوزیہ بنت مکرم منیر احمد صاحب طاہر آف راولپنڈی کے اپنڈکس کی رگ اندر ہی پھٹ گئی ہے عزیزہ ہسپتال میں داخل ہے۔ حالت بڑی ہی تشویشناک ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

ڈاکٹر شمس الحق طیب ابن ڈاکٹر فضل حق صاحب ربوہ نے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے آرتھوپیڈک سرجری میں ایف سی پی ایس کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور انہیں ایک نافع الناس وجود بنائے۔

نیکیوں کے ساتھ چمٹے رہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اللہ تعالیٰ کو وہ متکبّر سب سے بُرا لگتا ہے جو غریب بھی ہو اور پھر بھی متکبّر ہو۔ یعنی جس کے پاس مال و دولت ہو متکبّر کے لئے کوئی چیز ہو اس کے متعلق تو کہہ سکتے ہیں کہ بے چارے کو غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نفس متکبّر ہوتا ہے جبکہ ان کے پاس کوڑی کی چیز بھی نہ ہو۔ تب بھی وہ متکبّر رہتے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا خوف کرو۔ تمہیں خدا کی خاطر نصیحت کی جا رہی ہے (۔) اس کو اپنے نفس کی عزت پکڑ لیتی ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ نفسانی عزت اسے گناہ پر چمٹے رہنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں نے اس معمولی نظر آنے والے انسان کی بات مان لی تو گویا میں جھک جاؤں گا اور میری عزت نفس کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے یہی ٹھیک ہے کہ گناہ ہے تو گناہ ہی سہی۔ میں اپنے اس گناہ کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ یعنی خودی کا جو بگڑا ہُوا تصوّر ہے اس کو بھی (کلام الٰہی) نے بیان کر دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض لوگ ذاتی طور پر نیک مزاج ہوتے ہیں۔ اثر قبول کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں نرمی بھی پائی جاتی ہے لیکن ان کی نرمی کمزوری میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ نرمی صفتِ حسنہ بننے کی بجائے ایک برائی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ معاشرہ سے ڈرتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ اکثریت کیا کہہ رہی ہے اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ بہت سی برائیاں اس وقت عام ہو جاتی ہیں جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ اکثریت نے اختیار کر لی ہیں۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اس وقت نیکیوں کا جھنڈا بلند کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ کہتے ہیں ٹھیک ہے۔ اب تو عام ہو گیا ہے۔ جس طرح پردہ کے متعلق میں نے بیان کیا تھا کہ بعض کمزوروں نے کہنا شروع کر دیا کہ اب تو جی سب لوگ بے پردہ ہو

باقی صـ ۷ پر

تحریکِ جدید کے وعدہ جات

بھجوانے والوں سے ضروری گذارش

بفضلِ خدا سالِ نو کے وعدہ جات مسلسل دفتر ہذا میں موصول ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اس سلسلہ میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ سالِ نو کے وعدہ جات سالِ نو کے لئے مقررہ فارم وعدہ جات پر ہی بھجوائے جائیں ورنہ مرکزی ریکارڈ رکھنے میں دقّت پیش آئے گی اگر کسی جماعت کے پاس سال گزشتہ کے فارم پڑے ہوئے ہوں تو وہ فارم مقامی ریکارڈ میں رکھنے کے لئے استعمال فرمائے جائیں مرکز کو بہرحال نئے فارم وعدہ جات پر ہی وعدے بھجوائے جائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۱۹۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

غموں کا ایک دن اور چار شادی

صدمات سے دو چار ہونا تو انسان کا مقدّر ہے ۔ ہر شخص کو کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی معاملہ میں صدمہ سے دو چار ہونا پڑتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے ننھے منے بچے کی وفات پر رو رہی تھی ۔ اسے سینے سے الگ نہ کرتی تھی اور نا مناسب الفاظ منہ سے نکال رہی تھی ۔ اسے اس بات کی سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ موت تو ایک یقینی امر ہے دنیا میں لوگ مرتے ہی ہیں اور موت کسی کی عمر کا لحاظ نہیں کرتی ۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اسی وقت سے موت اس کے پیچھے لگی ہوتی ہے ۔ کسی نے اس عورت سے کہا کہ اس وفات یافتہ کے لباس کے لئے وہ دوسرے گھروں میں جائے اور کسی ایسے گھر سے اس کے لئے قمیص لائے جہاں کبھی کوئی موت نہ ہوئی ہو ۔ غم کی شدت نے اسے باور کرا دیا کہ وہ یقیناً قمیص لے کر واپس آئیگی ۔ لیکن اسکی کوشش کامیاب نہ ہو سکی ۔ وہ جس گھر میں بھی گئی اسے بتایا گیا کہ اس میں تو بہت سے لوگ فوت ہو چکے ۔ چنانچہ اسے یقین ہو گیا کہ موت ایک یقینی امر ہے ۔ اور اس نے اپنے بچے کی وفات کو بھی ایک حقیقت کے طور پر مان لیا اور اسے کسی حد تک سکون مل گیا ۔

اگر دنیا کی یہی حالت ہے ۔ تو سوچنے والی بات یہ ہے کہ کس بات کا کس حد تک رنج کیا جائے اور غم کو کہاں تک طول دیا جائے ۔ بعض لوگ تو رنج اور غم کو اپنی زندگی کا حصّہ بنا لیتے ہیں ۔ انہیں کسی صورت سکون ملتا ہی نہیں ۔ وہ اپنی رنجیدہ خاطری سے دوسروں کو بھی متاثر کرتے ہیں ۔ اپنے ماحول میں غم کی فضا پیدا کر دیتے ہیں ۔ لیکن ان کے بر خلاف کچھ لوگ ایسے ہیں جو غم کو غم کی جگہ پر رکھتے ہیں ۔ کس بات کا کتنا غم اور وہ بھی کیوں ۔ آخر یہ زندگی صرف غموں ہی کا مجموعہ تو نہیں ہے ۔ اس میں غم بھی ہیں اور خوشیاں بھی ۔ آج غم کا دن ہے تو کل خوشی کا دن ہوگا ۔ اور آج خوشی کا دن ہے تو کل غم بھی ہو سکتا ہے ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تو فرمایا ہے کہ غموں کا ایک دن اور چار شادی اگر ایک غم کے بدلے چار خوشیاں ملیں تو انسان کو اللہ تعالےٰ کا شکر گذار بندہ بننا چاہیئے ۔ حضور فرماتے ہیں کہ جو خدا اکثر ہماری مانتا ہے اگر وہ کسی وقت اپنی منوائے اور اس سے غم کا پہلو نکلتا ہو تو کیا ہمیں واویلا شروع کر دینا چاہیئے ۔ ہرگز نہیں ۔ ہمیں اس کا شکر گذار ہی رہنا چاہیئے ۔

غم کو غم ہی کی جگہ رکھئے اور خدا کے شکر گذار بندے بننے کی کوشش کیجئے ۔

تُو سمجھتا ہے کہ ہے ہر کام میں با اختیار
جس کو جب چاہے بنا دے جبر سے زار و نزار
کاش تجھ کو کوئی سمجھا دے مکافاتِ عمل
"قرض ہے واپس ملے گا تجھکو یہ سارا اُدھار"

ابوالاقبال

○

عہد کا کرب مکمّل نہیں ہونے پاتا
یہ دُھؤاں وہ ہے جو کاجل نہیں ہونے پاتا

وہ بھی کچھ سامنے کُھل کر نہیں آیا کرتے
دیکھنے والا بھی پاگل نہیں ہونے پاتا

ان کے دریائے لطافت کا مصفّا پانی
رُک بھی جاتا ہے تو دلدل نہیں ہونے پاتا

اب گلی کوچوں میں ہیں نصب صلیبیں غم کی
قتل اب برسرِ مقتل نہیں ہونے پاتا

لفظ بھی گردنیں کٹواتے چلے جاتے ہیں
ہاتھ اس شوخ کا بھی شل نہیں ہونے پاتا

جب بھی اٹھتا ہے سرِ دشت صداقت کا عَلَم
پیاس بن جاتا ہے ۔ بادل نہیں ہونے پاتا

نِت نئی کُھلتی چلی جاتی ہیں گرہیں اس کی
زلف کا ذکر مفصّل نہیں ہونے پاتا

کسی آسیب کا سایہ ہو مسلّط جیسے
مسئلہ کوئی بھی ہو حل نہیں ہونے پاتا

جانے کیا گذری ہے اب کے ترے دیوانے پر
مطمئن بیٹھا ہے بے کل نہیں ہونے پاتا

ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا مضطرؔ
چاند چہرہ ہے کہ اوجھل نہیں ہونے پاتا

چوہدری محمد علی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں :۔
"اصولاً ہر ڈاکٹر اور معالج کو دوا کی نسبت دعا پر زیادہ زور دینا چاہیئے ۔ اور اگر دعا کی جائے تو میرے نزدیک اس میدان میں بھی اللہ تعالیٰ کے معجزات نظر آتے ہیں ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ لجنہ اماء اللہ۔ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

علم سیاست

(۳۴) چونتیسواں علم سیاست ہے اس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ بڑی بڑی یہ ہیں:۔

(۱) حکومت اور ملازمین حکومت کا اپنے ملازمین پر کیا حق ہے اور کہاں تک اختیار ہے۔ ملازمین کے کیا حقوق ہیں۔

(۲) حدودِ حکومت یعنی حکومت ملک کی آزادی میں کس حد تک دخل دے سکتی ہے کہاں تک بادشاہت رہتی ہے۔

(۳) طریقِ حکومت۔ اس کی پھر کئی شاخیں ہیں۔

(۱) غیر محدود سلطنت۔ جس میں بادشاہ کے اختیارات محدود نہیں۔

(۲) محدود سلطنت۔ اس میں حکومت کے پورے اختیارات نہیں ہوتے۔ بادشاہ رعایا کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتے۔

(۳) حکومت نواب۔ یعنی قائم مقاموں کی حکومت (۴) حکومت فردی۔ یعنی ایک ہی شخص حکومت کرے جس کو شاہی حکومت بھی کہتے ہیں۔

(۵) حکومتِ عوام۔ یعنی عام لوگوں کی مرضی سے حکومت۔ اس میں ایک بحث یہ ہے کہ آیا عام لوگوں کی حکومت بہتر ہے یا اس سے نقصان ہوتا ہے۔

(۶) حکومت عقلا۔ چند عقلمندوں پر حکومت چھوڑ دی جائے۔

(۷) حکومت امراء۔ چونکہ سب سے زیادہ نقصان انقلابِ حکومت پر امراء کا ہوتا ہے اس لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ امراء کا حق ہے کہ وہ حکومت کریں۔ پھر اس میں یہ بحث ہے کہ آیا یہ مفید ہے یا نہیں۔

(۸) حکومت پنچائتی۔ حکومت پنچائتی میں ایک حکومت نہیں ہوتی بلکہ حکومت کو پھیلا دیا جاتا ہے جیسے آجکل روس کی حکومت کو کہا جاتا ہے ہر جگہ اپنی حکومت ہے۔ بادشاہ ہوتا ہے اس کا اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ وہ دیکھ لے کہ آپس میں نہ لڑیں یا باہر سے دشمن آوے تو اس کا انتظام کریں۔

یہ ایسی حکومت ہوتی ہے کہ قادیان کی اپنی ہو۔ دہلی کی اپنی۔ لاہور کی اپنی۔ گویا ہر شہر کی اپنی حکومت ہوتی ہے۔

(۹) حکومت شیوخ ہے۔ اس میں بوڑھے تجربہ کار لوگ حکومت کرتے ہیں عربوں میں یہی طریق حکومت تھا۔ چالیس برس سے اوپر کی عمر کے لوگوں کا انتخاب کر لیا جاتا تھا۔

(۱۰) دسویں شاخ اسلامی حکومت ہے کہ وہ ان میں سے کسی میں شامل نہیں ہے بلکہ اس نے سب سے لیا ہے اور تمام خوبیوں پر مشتمل ہے۔ محدود۔ غیر محدود۔ امراء۔ عقلا۔ نیابتی اور شیوخ سب کو اس نے جمع کیا ہے اس لئے بہترین حکومت ہے۔

(۱۱) بحث۔ حکومت اور مذہب کے تعلقات کیا ہیں۔ کس حد تک مذہب کو بادشاہت کے ماتحت رہنا چاہیئے اور کس حد تک بادشاہت کو۔

(۱۲) بحث یہ ہے کہ حکومت میں عورتوں کا کس قدر دخل ہے۔

(۱۳) بحث نوآبادیات کے متعلق ہے کہ کس طرح قائم کی جائیں۔ نوآبادیوں اور ملکوں کے کیا تعلقات ہوں۔

(۱۴) بحث۔ دو بادشاہوں کے تعلقات کس قسم کے ہوں۔

(۱۵) بحث تعلقاتِ بین الاقوام مختلف قوموں کے باہمی تعلقات کس قسم کے ہوں۔ ان میں باہم تنازعات ہوں تو فیصلہ کس طرح پر ہو۔ ہر ایک ان میں اپنے قائم مقام چنتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ اصول ہیں اور وہ قانون بین الاقوامی کہلاتا ہے۔ اس کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔

(۱۶) بحث۔ نیابتی حکومت کرنے والے آپ حاکم ہیں یا نہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نیابتی حکومت والے دراصل حاکم نہیں بلکہ ان کو نیابت مل گئی ہے۔ جیسے عراق کا بادشاہ ہے دراصل اس کی حکومت لیگ آف نیشنز کے سپرد ہے۔ اور لیگ نے اسے انگریزوں کے سپرد کر دیا ہے۔

(۱۷) بحث۔ دو حکومتوں کے علاقے کی حد بندی ہے۔ اس میں یہ بحث ہوگی کہ کون سے ایسے قوانین ہوں کہ جن سے حد بندی ہو سکے اس میں دیکھا جائے گا کہ کس قوم کے لوگ بستے ہیں اور کس کو فلاں حصہ دیا جائے تو نقصان ہوگا

(۱۸) بحث یہ ہوگی کہ حکومت کا انتظام کس طرح پر ہو۔ اس کی پھر بہت سی شاخیں ہیں۔

(۱) ایک نظام مرکزی کا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اختیارات دیئے جائیں۔ جیسے یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب۔ برما۔ یوپی وغیرہ کو اختیارات دیئے۔ گورنر بنا دیئے۔ پھر ہر ایک صوبہ میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر وغیرہ ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ تمام اختیارات مرکز کو ہی رہیں۔ گویا نظام مرکزی کے متعلق دو حصے ہیں۔ کل اختیارات مرکز کو ہوں یا دوسروں کو بھی ہوں۔

تیسری بحث۔ اس میں پولیس کے متعلق ہے کہ کیا اختیارات ہوں۔

چوتھا محکمہ تجسس کا ہے۔ جس کو سی آئی ڈی کہتے ہیں جس کے ذریعہ حالات کا علم ہوتا رہے۔

پانچواں محکمہ جنگلات ہے۔ جنگلات کو کس حد تک محفوظ رکھا جائے اور کس حد تک جنگلات کو کاٹ کر زرعی آبادیوں کی صورت میں منتقل کیا جائے بہت سی تفاصیل اس میں ہیں۔

چھٹا محکمہ۔ محکمہ تعلیم ہے۔ یہ بہت وسیع ہے اس میں یہ بحث ہوگی کہ تعلیم کس طرح ہو۔ مفت یا قیمت پر۔ انتظام تعلیم کس طرح پر ہو۔ پھر لازمی ہو یا اختیاری۔ پھر اس صیغہ کی بہت سی شاخیں ہیں۔ زنانہ تعلیم۔ مردانہ تعلیم۔ مختلف علوم کی تعلیم۔

ساتواں محکمہ علاج انسانی اور حیوانی۔ ڈاکٹر اور ویٹرنری ڈاکٹر۔ پھر اسی میں ایک محکمہ حفظان صحت کا ہوتا ہے۔ پھر اسی میں طبی تعلیم کے ذرائع اور اسباب پر بحث ہے۔

آٹھواں محکمہ خزانہ کا ہے

نواں محکمہ انتظامی ہے۔ جیسے ڈپٹی کمشنر تحصیلدار وغیرہ۔

دسواں محکمہ۔ فصل قضا یا عدالت کا ہے جج اور قاضی کس طرح مقرر ہوں۔

گیارھواں محکمہ مال کا ہے اس میں زمینداروں کے تمام معاملات سے بحث ہوتی ہے۔

بارھواں محکمہ ڈاک کا ہے۔

تیرھواں محکمہ انہار کا ہے

چودھواں محکمہ۔ ریلوے کا ہے۔

پندرھواں محکمہ آبکاری کا ہے۔ اس میں شراب اور دیگر منشیات کی نگرانی کرنا ہے۔ ناجائز طور پر کشید اور فروخت نہ ہو۔

سولھواں محکمہ تعمیرات کا ہے

سترھواں محکمہ ٹکسال اور سکہ جات کا ہے اس میں سکہ بنانے کا علم ہوتا ہے۔ روپیہ کس قدر بنوانا چاہیئے۔ پیسہ کس قدر چاہیئے۔ دوسرے سکے جو ضروری ہیں۔ پھر یہ بھی اس میں بتایا جائیگا کہ جعلی سکوں کی شناخت کا کیا علم ہے۔

اٹھارھواں محکمہ رجسٹری کا ہے۔ بعض معاملات میں فساد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے معاملات خرید و فروخت اور دستاویزات ضروریہ کی رجسٹری کا قانون جاری کر دیا جاتا ہے تاکہ سرکاری تصدیق ہو جائے۔

انیسواں محکمہ تجارت کا ہے۔ اس محکمہ کے ذریعہ سرکار دیکھتی ہے کہ ملک کی تجارتی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس ملک کی کونسی تجارتیں ہیں جو دوسرے ممالک میں پھیل سکتی ہیں۔

بیسواں محکمہ فوج کا محکمہ ہے۔ یہ بڑا وسیع علم ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ کس قسم کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ کتنی فوج ہو۔ کس قسم کی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

اکیسواں محکمہ۔ تعلقاتِ بیرونی کا محکمہ ہے جس کو صیغہ خارجہ کہتے ہیں۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ دیکھے کہ باہر والوں سے کیا تعلقات ہوں۔

بائیسواں محکمہ حفظان صحت کا محکمہ ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ لوگ کس طرح تندرست رہیں۔ شہروں اور دیہات کی صفائی کس طرح ہو۔ آب و ہوا درست رہے تاکہ صحتمند نسل پیدا ہو۔

تئیسواں محکمہ۔ وضع قوانین ہے۔ اس کا کام ہے کہ ملک کی انتظامی اور اقتصادی ضروریات کے لئے قانون بناتا رہے اور مفید اور مضر قوانین کا خیال رکھے۔

چوبیسواں محکمہ بحری ہے۔ اس محکمہ کا کام ہوتا ہے کہ سمندروں کے متعلق تمام ضروریات کا انتظام کرے اور اس کے متعلق بحری قوانین کی پابندی کرے۔

پچیسواں محکمہ آب و ہوا ہے۔ اس میں بحث ہوگی کہ بارشوں کا کیا حال ہے۔ برفباری کہاں ہوگی۔ قبل از وقت حسابات لگائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک یہ محکمہ پورا ترقی یافتہ نہیں مگر پھر بھی بہت مفید ہے۔

چھبیسواں محکمہ ہوا ہے۔ یہ اس سے الگ ہے۔ اس محکمہ کا تعلق فضا سے ہے۔ ہوائی جہازوں کا علم اور ان سے متعلق ضروری انتظام ہوتا ہے۔

ستائیسواں محکمہ ٹیکس ہے۔ جو لوگ روپیہ کماتے ہیں ان سے کتنا ٹیکس لیا جائے۔

اٹھائیسواں علم محکمہ کسٹم ہے۔ کس چیز پر کس قدر ٹیکس لیا جائے جو باہر سے آتی ہیں یہ بہت وسیع محکمہ ہے۔

انتیسواں محکمہ شمار و اعداد کا ہے۔ مختلف قسم کے اعداد جمع کئے جاتے ہیں مثلاً زراعت کے صیغہ کے اعداد ہوں گے کہ کس قدر رقبہ میں بڑی بڑی اجناس بوئی گئی ہیں۔ ریلوے کے متعلق ہوں تو کس قدر مسافروں نے سفر کیا کس قدر آمدنی ہوئی وغیرہ۔ اس محکمہ سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

تیسواں محکمہ۔ بحار و بنادر ہے۔ سمندروں اور بندرگاہوں کے متعلق انتظام۔ بندرگاہیں وقتی ضرورتوں کے ماتحت کس قدر وسیع ہوں کہ جہاز آسانی سے آجا سکے۔ وغیرہ

اکتیسواں محکمہ۔ آثار قدیمہ ہے پرانے آثار کی عمارت۔ تحقیقات اور حفاظت۔

بتیسواں محکمہ۔ محکمہ وزارت ہے۔

تینتیسواں محکمہ اشاعت ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ حکومت کے کاموں سے لوگوں کو آگاہ کرے یا غیر ملکوں میں حکومت کے متعلق بدظنی نہ پھیلے۔

چونتیسواں محکمہ۔ تاریخ نویسی ہے جو حکومت کی ضروری تاریخ لکھتا رہے۔

پینتیسواں محکمہ حفاظت و ترقی حرفت و صنعت ہے یعنی جو صنعتیں ملک میں جاری ہیں ان کی حفاظت کی جائے اور ان کی ترقی کی تدابیر کی جائیں۔

چھتیسواں محکمہ زراعت ہے۔ اس کی ترقی کی تجاویز سوچیں۔ مختلف قسم کے آلات اور بیج مہیا کئے جائیں اور لوگوں کو ان سے واقف کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائے۔ زراعت علمی طریق پر کی جائے۔

سینتیسواں محکمہ بندوبست ہے جس میں اراضیات کی پیمائش اور مالیہ کی پیشی کے متعلق ایک خاص انتظام اور قواعد ہوتے ہیں۔

اٹھتیسواں محکمہ میونسپلٹی ہے۔ مقامی پنچایتوں کا تقرر اور ان کی نگرانی وغیرہ۔

غرض اس قسم کے محکمے ہوں تو حکومت چلتی ہے۔ ایشیائی حکومتوں کی تباہی کا یہی موجب ہوا کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ یہاں ابھی اس قدر محکمے قائم نہیں ہوئے۔ غرض اگر یہ محکمے ہوں تو حکومت چلتی ہے پھر ان محکمہ جات کے متعلق جو اندرونی تفاصیل ہیں ان کا سلسلہ بجائے خود وسیع ہے۔

اصولِ تعلیم و علمِ حساب

(۳۴) چونتیسواں علم تعلیم ہے۔ اس میں

(۱) اصولِ تعلیم کہ تعلیم کس طرح دی جائے۔

(۲) کون سے علوم مدارس میں پڑھائے جائیں۔ ان میں کیا نسبت ہو یعنی نصاب تعلیم اور پھر اس کے لئے اوقات کی تقسیم۔ مثلاً تاریخ اتنے گھنٹے یا جغرافیہ اس قدر گھنٹے ہفتہ میں پڑھایا جائے۔

(۳) سکولوں کا انتظام کس طرح ہو (۴) طریقِ تعلیم (۵) تاریخ تعلیم (۶) نظام تعلیم۔ جیسے پرائمری یا سکنڈری تعلیم۔ ہائی سکول اور کالج وغیرہ کس طرح قائم کئے جائیں (۷) تعلیم المعلمین استاد کس طرح پیدا کئے جائیں (۸) ورزشی تعلیم کس حد تک ہو (۹) اخلاقی تعلیم اور مذہبی تعلیم پھر آیا مذہبی تعلیم الگ ہو یا ساتھ ہو۔ اگر ساتھ ہو تو مختلف مذاہب کے طالب علموں کی مذہبی تعلیم کا کیا انتظام ہو (۱۰) تعمیر مدارس۔ مدرسہ کی عمارتوں کا خاص فن ہے جس سے طلباء کی صحت اور ذہن پر خاص اثر پڑتا ہے۔ غرض یہ ایک بڑا وسیع علم ہے۔

(۳۵) پینتیسواں علم حساب ہے۔ کس طرح حساب رکھا جائے۔

(۳۶) چھتیسواں علم محاسبہ کا ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح حساب کے رجسٹروں کی پڑتال کی جائے۔

(۳۷) سینتیسواں علم نقشہ نویسی ہے۔

(۳۸) اٹھتیسواں علم انجنیئرنگ ہے۔ اس کی مختلف شاخیں ہیں۔ مثلاً اس میں ڈاٹوں کا الگ علم ہے۔ کس قسم کی ڈاٹ کس وزن اٹھا سکتی ہے وغیرہ۔

(۳۹) انتالیسواں علم رسم و عادت ہے۔ یہ بھی مستقل علم ہے اور اس علم کی کئی شاخیں ہیں جس میں فلسفہ رسم و عادات۔ تاریخ رسوم وغیرہ داخل ہیں۔

علوم اللباس والاقتصاد

(۴۰) چالیسواں علم۔ علم اللباس ہے۔ اول لباسوں کی تاریخ پھر مختلف ملکوں اور قوموں کے لباس۔ لباس کی ضروریات۔ اس کی طبی اغراض اور موسموں کے لحاظ سے تقسیم۔ سب باتیں داخل ہیں۔

(۴۱) اکتالیسواں علم۔ علم المجرمین ہے۔ اس کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ جرائم کے اسباب۔ مجرموں کی اصلاح کے طریق۔ سزا کی حد اور اس کا مقصد۔ طریق سزا۔ کونسی سزا زیادہ محسوس اور مؤثر ہوگی۔

(۴۲) بیالیسواں علم۔ علم اقتصاد ہے۔ اس میں ملک کی مالی حالت کے متعلق علم بتایا جاتا ہے کہ کس طرح خرچ کرنا چاہیئے۔ اس کے ضمن میں سخاوت اور بخل پر بحث ہوگی۔ پھر اس میں ایک بحث ایکسچینج تبادلہ سکہ کا ایک علم ہے اس نے آجکل لوگوں کو بہت گھبرا رکھا ہے۔

پھر اسی علم میں ایک شاخ ضرب سکہ کا علم ہے۔ پھر قرض پر بحث ہے۔ تجارت اندرونی اور بیرونی پر بحث ہوگی کہ کس طرح ترقی ہو سکتی ہے پھر تجارت کی بحثیں اور کئی ضمنی بحثیں آجاتی ہیں طریق تجارت۔ آزاد یا ماخوذ تجارت۔ برابر ٹیکس والی تجارت کریں یا زیادہ والی۔ پھر اس میں ایک بحث مزدوروں کے متعلق ہوتی ہے۔ مزدوروں کی انجمنوں پر غور ہوگا اور ان کے حقوق اور اثر سے بحث ہوگی کہ ان کا کیا اختیار ہو۔ ان کا انتظام کس طرح ہو۔ مالک اور مزدوروں کی انجمنیں باہم کس طرح مل کر کام کریں تاکہ اس کے فوائد زیادہ ہوں۔

پھر اس میں سٹرائیک کے متعلق بحث ہوگی کہ ہونی چاہیئے یا نہیں۔ اور اس عرصہ میں کھانے کا کیا انتظام ہو۔

تعطیل کارخانہ۔ اس کے متعلق مالک کیا طریق اختیار کرے گا۔ اور اس کا کیا اختیار ہے کہ نوکروں کو نکال کر کارخانہ بند کر دے۔

حقوقِ مزدوران۔ آیا مزدوروں کو اپنے حقوق مانگنے کی اجازت ہے یا نہیں ہے تو کس حد تک۔

غرباء اور اُن کا انتظام۔

ایک بحث اس علم میں یہ ہے کہ مالکِ زمین کے کیا حقوق ہیں؟ ایک بحث یہ ہے کہ کارخانوں میں باہم اتحاد کس حد تک لازمی ہے۔ ایک بحث یہ ہے کہ کارخانے کس طرح بنائے جائیں جس سے مزدوروں کی صحت پر بُرا اثر نہ پڑے۔ پھر ایک بحث یہ ہے کہ کمپنیوں کا قیام کس طرح ہو۔ پھر مال کا کیا اثر ہوتا ہے ٹیکس اور اس کی حد بندیاں۔ بیمہ اور اس کا اثر۔ شرکت فی النفع نفع اور اس کی تقسیم۔ قیمتیں کس طرح گھٹتی بڑھتی ہیں۔ یہ شاخیں ہیں علم الاقتصاد کی۔

منطق، فلسفہ اور علم ہیئت

(۴۳) تینتالیسواں علم منطق ہے دو باتوں کو ملا کر صحیح نتیجہ نکال لینا۔ اس علم میں یہی سکھایا جاتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں ہر انسان حیوان ہے۔ زید انسان ہے معلوم ہوا زید حیوان ہے اس طرح پر وہ بتاتے ہیں کہ مختلف باتوں سے صحیح نتائج کس طرح نکلتے ہیں۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک خاص مثالوں سے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ خاص حالت سے عام قانون بنا لیتے ہیں۔

(۴۴) چوالیسواں علم فلسفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں حقیقۃ الاشیاء اس میں یہ بحث کی جاتی ہے کہ مادہ کیا چیز ہے؟ وقت کیا چیز ہے؟ دنیا کا انتظام کس چیز پر چل رہا ہے؟ مادہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ خدا کیا ہے اس علم کا خلاصہ کیا۔ کیوں۔ کس طرح کے تین الفاظ میں آجاتا ہے اس کے جوابات جو نکلتے ہیں وہ فلسفہ بتاتا ہے خاص طور پر مادہ اور وقت پر بحث کی جاتی ہے

(۴۵) پینتالیسواں علم سائیکالوجی یا علم النفس ہے۔ انسان میں کیا کیا داخل ہے اور وہ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ انسانی عقل اور جانوروں کی عقل میں کیا فرق ہے۔ اس قسم کی بحث اس علم میں ہوتی ہے۔

(۴۶) چھیالیسواں علم۔ علم الاخلاق ہے۔ اخلاق کیا ہیں۔ وہ اچھے ہیں یا بُرے ہیں۔

(۴۷) سینتالیسواں علم۔ خواص قانون قدرت۔ کبھی یکدم سردی ہو جاتی ہے کبھی گرمی تغیرات کیوں ہوتے ہیں۔

(۴۸) اڑتالیسواں علم۔ علم الروایات ہے۔

(۴۹) انچاسواں علم۔ علم اللسان ہے۔ کس طرح تغیرات زبانیں ہوتے ہیں۔ اس علم کے ماتحت (۱) مقابلۂ زبان ہے۔ عربی سنسکرت۔ عربی انگریزی۔ فارسی عربی وغیرہ زبانوں کا باہم مقابلہ کرنا۔ کون سے الفاظ ملتے ہیں۔ کیا تغیرات ہوتے ہیں (۲) تحقیق اللسان۔ اس میں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کامل زبان کونسی ہے (۳) تغیراتِ لسان کا علم بھی اس میں داخل ہے۔

(۵۰) پچاسواں علم۔ علم الہیئت ہے ستاروں کی بحث ہے۔ گردش فلکی۔ حقیقت سیارگان کیوں چلتے ہیں۔ ان کے اثرات زمین پر کیا ہیں۔ ان کی رفتار اور گردش کس قسم کی ہے اس گردش کا اثر خود ان کی ذات پر کیا ہوتا ہے۔

پھر اسی میں اقسامِ سیارگان پر بحث ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے طریق پیدائش پر بحث ہے کہ چاند کس طرح بن گیا اور پھر اسی علم میں علمِ النور پر بھی روشنی ڈالنی ہوگی کہ روشنیاں کس طرح پر ہوتی ہیں۔

بقیہ کالم ۴ سے آگے

کوئی تقریب کم ہی منائی گئی ہے۔ لیکن بہرحال وہ دونوں اب اکٹھا نہیں رہ سکتے اور اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی اپنی زندگی ایک دوسرے سے الگ گذاریں۔ ان کے دونوں بیٹے عنقریب سکول سے چھٹیوں کی وجہ سے واپس آنے والے ہیں۔ اور وہ باری باری اپنی ماں اور اپنے باپ کے ساتھ کچھ وقت گذاریں گے۔

شذرات

شہزادہ چارلس/علیحدگی

آج سے چند ماہ قبل برطانیہ میں ایک ایسی کتاب چھپی جسمیں شہزادی ڈیانا کے متعلق بعض باتیں کہی گئی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسی وقت سے شہزادی ڈیانا اور شہزادہ چارلس کی آپس میں غلط فہمیاں شروع ہو گئیں پھر ان دونوں کو صحافیوں نے آڑے ہاتھ لیا اور ان کی الٹی سیدھی باتیں شائع کرنی شروع کر دیں جن کے شائع ہونے پر ملکہ برطانیہ نے بعض اوقات ناراضگی کا بھی اظہار کیا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ صحافیوں سے منتیں کر رہی ہیں کہ ان کے بیٹے اور بہو کے متعلق ایسی باتیں شائع نہ کی جائیں جن کا ان کی نجی زندگی سے تعلق ہو لیکن بہرحال یہ باتیں شائع ہوتی رہیں اور شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا ایک دوسرے سے دور ہوتے گئے۔ گذشتہ روز برطانیہ کے وزیر اعظم جان میجر نے ایوان زیریں میں ایک نوٹ پڑھ کر سنایا جسمیں کہا گیا تھا کہ بکنگھم پیلس کی طرف سے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا نے الگ الگ رہنے پر اتفاق کر لیا ہے۔ اگرچہ وہ طلاق کے حق میں تو نہیں ہیں لیکن بہرحال وہ اکٹھے نہیں رہیں گے۔ دونوں اپنے بچوں کی ذمہ داریاں نبھائیں گے اور اگرچہ وہ اپنی اپنی مصروفیات میں الگ الگ مصروف رہیں گے۔ لیکن بعض اوقات خاندانی تقریبات یا ملکی تقریبات میں اکٹھے بھی نظر آئیں گے۔ اسی طرح اس بات کا بھی امکان ہے کہ شہزادہ چارلس کسی بیرونی ملک دورہ پر جائیں تو شہزادی ڈیانا بھی انکے ساتھ جائیں۔ بتایا گیا ہے کہ ان کی اس آپس کی جدائی سے ان کے سٹیٹس میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ چارلس اسی طرح تخت کے وارث رہیں گے اور جب وہ بادشاہ بنیں گے تو ڈیانا ملکہ کہلائے گی۔ یہ ساری باتیں اس بیان میں کہی گئیں جو جان میجر نے ایوان زیریں میں پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ملکہ الزبتھ اور ان کے خاوند کو اس بات پر تو افسوس ہے کہ ان کا بیٹا اور بہو الگ الگ زندگی گذاریں گے۔ لیکن وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کن وجوہات کی بناء پر وہ ایسا کر رہے ہیں اور ان وجوہات کی کیا اہمیت ہے۔ شاہزادہ چارلس کی عمر اسوقت ۴۴ سال ہے اور شہزادی ڈیانا ۳۱ برس۔

۱۹۸۱ء میں جب دونوں کی شادی ہوئی تھی تو کہا جاتا تھا کہ اتنے تزک و احتشام سے

باقی کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

مسٹر اے ایم سیّد کراچی نے ڈان ۲۸۔ نومبر ۱۹۹۲ء میں لکھا ہے:

میرے خیال میں آپ نے خواندگی کی نئی مہم پر جو اداریہ ۲۱۔ نومبر کو لکھا ہے کچھ دیر سے لکھا گیا ہے کیونکہ پچھلا عالمی یوم خواندگی ۸۔ ستمبر کو منایا گیا تھا جس میں وفاقی وزیر تعلیم نے یہ اعلان کیا تھا کہ ۲۱ ویں صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہم نے اپنی شرح خواندگی ۷۰ فی صد تک پہنچانے کا عزم کر رکھا ہے آپ کا یہ خیال درست ہے کہ اگر ہماری پچھلی تساہل پسند کارروائی کو دیکھا جائے تو یہ ہدف کچھ زیادہ ہی رجائیت پسندانہ معلوم ہوتا ہے بلکہ آج بھی ہم اسی تساہل پسندی کا شکار ہیں۔

آپ نے صحیح طور پر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ عملاً خواندہ لوگوں کی شرح خواندگی کا جو اندازہ ۳۴ فی صد کیا جاتا ہے وہ بہت بڑھا چڑھا کر کیا گیا ہے۔ درحقیقت یہ شرح ۱۵ فی صد سے زیادہ نہیں ہے۔ اور اس بنیاد پر ۷۰ فی صد کا مطلب دراصل ۳۲ فی صد ہوگا۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء میں کراچی یونیورسٹی ٹیچرز سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جس کا موضوع تھا "ہائر ایجوکیشن" اس سیمینار میں حصہ لیتے ہوئے ڈاکٹر عطاء الرحمن جو ایچ۔ ای۔ جے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ برائے کیمسٹری کے ڈائریکٹر ہیں، نے بھی ۳۴ فی صد والے دعوے کو رد کیا تھا۔ ان کے اندازے کے مطابق اس وقت شرح خواندگی یقیناً ۲۰ فی صد سے بھی کم ہے۔ انہوں نے یہ اندازہ سکولوں اور مدرسوں میں بچوں کی جو تعداد داخل ہوتی ہے اسے مدنظر رکھ کر لگایا ہے۔

اسی سیمینار میں ڈاکٹر سیّد اتفاق علی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے بھی حصہ لیا۔ انہوں نے زور سے یہ بات کہی کہ جب تک اس ملک پر جاگیرداروں اور زمینداروں کا قبضہ ہے اس وقت تک کوئی مؤثر تعلیمی پالیسی نہیں بنائی جا سکتی اور اسی وجہ سے اس وقت تک اس ملک کا مستقبل تاریک رہے گا۔

ہمارے ملک میں جو تعلیم کا مسئلہ شروع سے دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ یہی لوگ اس کے ذمہ دار ہیں اور اسی مسئلہ کی وجہ سے ہماری قوم ایک بند گلی میں پھنس کر رہ گئی ہے اور جس کا حل صرف ایک عوامی بغاوت ہی ہو سکتی ہے ہمارے ملک میں خواندگی جس آہستگی سے ترقی کر رہی ہے اسے دیکھ کر ایک بچوں کو سکول میں حل کرنے کے لئے ایک حساب کے سوال کی یاد آتی ہے۔ سوال میں بچوں سے یہ پوچھا گیا تھا کہ ایک کنوئیں میں ایک مینڈک گر گیا ہے اور وہ باہر نکلنا چاہتا ہے اگر وہ مینڈک ایک چھلانگ میں تین انچ اوپر کی طرف جائے اور پھر دوسری چھلانگ لگانے سے پہلے دو انچ نیچے پھسل جائے تو بتائیے اگر اس کنوئیں کی گہرائی ۱۰۰ فٹ ہو تو وہ کتنے وقت میں کنوئیں سے باہر آجائے گا۔ اس سوال میں جس مینڈک کا ذکر ہے چاہے کتنا وقت بھی لے اس کنوئیں سے ضرور باہر نکل آئے گا۔ لیکن ہمارا خواندگی والا مینڈک تو کبھی بھی اس کنوئیں سے باہر نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ یہ تو اگر تین قدم آگے کو چلتا ہے تو چار قدم پیچھے کی طرف پھسلتا ہے اس لئے اس کے باہر نکلنے کا کوئی امکان نہیں۔ اور یہ حرکت معکوس ہماری ہر لمحہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی وجہ سے ہے۔

یہ نئی خواندگی کی مہم قومی سطح پر مجموعی طور پر کوئی قابل ذکر اثر نہیں چھوڑے گی کیونکہ جب آپ مقررہ ہدف پر پہنچیں گے تو اس وقت تک ملک میں ان سے زیادہ ان پڑھ رہ جانے والے بچے پیدا ہو چکے ہوں گے۔ اور اس طرح سے خواندگی کا پروگرام پھر اپنی پہلے والی جگہ پر آجائے گا۔

اگر ۴۵ سال میں شرح خواندگی میں کچھ بھی اضافہ نہیں کیا جا سکا۔ تو تعلیم کے متعلق سوچ کر جسم میں ایک جھنجھنی سی پیدا ہوتی ہے۔ یہ صرف تعلیم کے پہلے درجات کی بات ہو رہی ہے اعلیٰ اور ریسرچ کی سطح کی تعلیم کی تو بات ہی نہ کیجئے۔ ان کے لئے تو ملک میں کوئی مواقع ہی نہیں ہیں۔ اسی لئے جو چند سکالر مقامی طور پر ہماری یونیورسٹیوں سے نکلتے ہیں وہ دوسرے ملکوں کی طرف چلے جاتے ہیں کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے بھی یہ بات بتائی ہے کہ ہمارے ملک میں میٹریکولیشن کا امتحان پاس کرنے والوں میں سے صرف ۲ فی صد طلباء یونیورسٹی لیول تک پہنچ پاتے ہیں جبکہ جاپان میں یہ تعداد ۴۰ فی صد ہے اور اس بات کا تو آج تک کسی نے پتہ ہی نہیں لگایا کہ پرائمری لیول کے بعد طلباء کی کتنے فی صد تعداد میٹریکولیشن لیول تک پہنچتی ہے۔ آج ملک میں خواندگی کی شرح چاہے کچھ بھی ہو خواہ وہ گورنمنٹ کے دعوے کے مطابق ۳۴ فی صد مان لی جائے یا عملاً خواندگی کو ۱۵ فی صد مانا جائے یہ ہماری ناقص تعلیمی پالیسی کا شاہکار سمجھا جائے گا۔ ہمارے پاس کوئی ایسی تعلیمی پالیسی ہے ہی نہیں۔ جس سے وسیع پیمانے پر بالغان کو خواندہ بنانے کی مہم چلائی جا سکے۔ جس سے تمام آبادی کو بنیادی تعلیم مہیا کی جا سکے۔

اسی طرح سے اس صدی میں جو سائنس میں ترقی ہوئی ہے۔ اس تعلق میں ملک کی جو ٹیکنیکل ضروریات بنتی ہیں۔ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی تعلیمی پالیسی ٹیکنیکل تعلیم کے لئے بنائی ہی نہیں گئی ہے۔

پاکستان میں تعلیم چکی کے دو پاٹوں میں پس رہی ہے۔ ان دو پاٹوں میں سے ایک تو جاگیردارانہ ذہنیت کا تعلیم کے متعلق معاندانہ رویہ ہے۔ (اور یہ جاگیردار ملک پر حکومت کرتے ہی رہیں گے چاہے وہ حکومت میں ہوں یا اپوزیشن میں) اور دوسرا پتھر ملک میں آبادی کا مسلسل بے تحاشہ اضافہ ہے جس کو روکنے کے لئے کسی قسم کی برتھ کنٹرول کی راہ میں مذہب سدّراہ بن رہا ہے۔

خدا ہی جانتا ہے کہ اس مصیبت سے اس ملک کو کب نجات ملے گی۔

فرنٹیئر پوسٹ ۷۔ دسمبر ۱۹۹۲ء کی ایک خبر

لاہور میں ۶ دسمبر کو جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال اور سید افضل حیدر ممبر اسلامی نظریاتی کونسل نے اعلان کیا ہے کہ توہین رسالت، اقلیتوں کے لئے جداگانہ انتخابات اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ' یہ سب باتیں قوم کے معمار د کے نظریات کے خلاف ہیں۔

یہ دونوں سکالر پاکستان میں اقلیتوں کے مسائل پر ایک سیمینار میں گفتگو کر رہے تھے۔ یہ سیمینار تحریک برائے انصاف و سماجی رواداری (جسٹ JUST) (MOVEMENT FOR JUSTICE AND SOCIAL TOLERANCE) نے ایک مقامی ہوٹل میں اتوار کے روز منعقد کیا تھا۔

اس سیمینار میں مندرجہ ذیل تین سوالات پر بحث کی گئی۔

اوّل۔ کیا توہین رسالت ایک جرم ہو سکتا ہے

دوم۔ جداگانہ انتخابات کون چاہتا ہے۔ اکثریت یا اقلیت۔

سوم۔ رواداری کو زیادہ رواج دینے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔

اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے جسٹس جاوید اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال اصلاحی اسلام کے قائل تھے جس کی بنیاد روحانی جمہوریت پر ہو۔ جس میں تمام مذاہب کو ایک جیسا درجہ دیا جائے اور جس میں اقلیتوں کے خلاف کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔ انہوں نے قرآنی آیات کا حوالہ دیا جن سے پتہ چلتا تھا کہ قرآن مجید نے خدا کی طرف سے بھیجے گئے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو ایک جیسا درجہ دیا ہے۔

انہوں نے میثاق مدینہ کا بھی ذکر کیا جو کہ فی الحقیقت دین اسلام کا سب سے پہلا دستور تھا جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ترتیب دیا تھا جس میں اقلیتوں کو بھی امت واحدہ میں شامل کیا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ان کے پاس ایک خط ہے جو کہ قائداعظم نے راجہ صاحب محمود آباد کو لکھا تھا۔ جس میں بابائے قوم نے جو کہ خود اثنا عشریہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے اس مطالبے کی مذمت کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان میں شیعہ جماعت کے لوگوں کی حفاظت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے اس مطالبے کو غیر متعلق قرار دیا کیونکہ ان کے خیال میں پاکستان بنا ہی مذہبی رواداری کے لئے ہے۔

انہوں نے کہا کہ جداگانہ انتخابات کی ایک ہی منطقی وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی طرح ہماری اقلیتیں بھی اس کا خود مطالبہ کریں لیکن ہمارے ہاں اس کو اقلیتوں پر زبردستی مسلط کیا گیا ہے۔ یہ بات امتیاز برتنے کے مترادف ہے۔ اور ہمارے ملک کے معماروں نے پاکستان بناتے وقت جو وعدے کئے تھے ان کی نفی ہے۔

جسٹس جاوید اقبال نے کہا کہ مسلم تاریخ میں اقلیتوں کے حقوق کو دبانے کا سلسلہ مسلمانوں کے زوال کے زمانہ میں شروع ہوا۔ اس کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مسلم سپین میں توہین رسالت کے متعلق قوانین رائج کرنے کے نتیجہ میں مسلمان حکومت کمزور ہونی شروع ہو گئی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلام کو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۰۰ میں ثمینہ طاہر زوجہ چوہدری طاہر احمد صاحب محمود قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۹/۱۰، دارالعلوم جنوبی حال سعید آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۵-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند پندرہ ہزار روپے ۔ ۱۵۰۰۰، (۲) زیور طلائی وزنی ساڑھے ۳ تولہ مالیتی دس ہزار پانچ سو ۔ ۱۰۵۰۰، اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۔ ۱۰۰، روپے بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ ثمینہ طاہر زوجہ طاہر احمد محمود سیکٹر آئی۔5 سعید آباد بلدیہ ٹاؤن کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری طاہر احمد محمود صاحب خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۱ میں منیر نواز کاہلوں ولد چوہدری مبشر احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال دوبارہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۴، دارالصدر غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۴-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۱۹ ایکڑ ۵ کنال زرعی زمین چک نمبر ۲۴/10R اکی کھیوہ تحصیل و ضلع خانیوال مالیتی فی ایکڑ سوا لاکھ روپے (۲) مکان ۲۳۶/۱۹ النور سوسائٹی فیڈرل ایریا کراچی مالیتی چار لاکھ ۔ ۴۰۰۰۰۰، روپے (۳) زرعی زمین ۶ ایکڑ ۲ کنال واقع رائے پور ضلع سیالکوٹ ۔/ تیس ہزار ۔ ۳۰۰۰۰، روپے فی ایکڑ (۴) ۔"۔ ۲۵ "۔ ۱۰۱ مرلہ دلم کاہلوی ۔"۔ پانچ ہزار ۵۰۰۰ روپے فی ایکڑ (۵) ایک مکان ایک حویلی واقع ۔"۔ آٹھ ہزار ۔ ۸۰۰۰، روپے اس تمام جائیداد کے وارث شرعی میری والدہ صاحبہ ۴، بھائی اور ۴ بہنیں ہیں اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر نواز کاہلوں آف دلم کاہلوں حال ۵/۴، دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ طلعت مبشر والدہ موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد مبشر کاہلوں برادر موصی۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۲ میں لئیق احمد مشتاق ولد شیخ منظفر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دنیا پور ضلع لودھراں حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۲۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد ۔ ۴۰۰، روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا

باقی ص ۷ پر

بقیہ: ص ۵ سے آگے

سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے ہمارے ملک کے معماروں کے خیالات کو زیر و زبر کر دیا گیا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں احمدیوں کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اس کے پیچھے بھی سیاسی محرکات تھے اور اصل مقصد خواجہ ناظم الدین سے نجات حاصل کرنا تھا۔ پھر اس کے بعد بھٹو نے جمعہ کی چھٹی کا اعلان کیا۔ جوئے پر قدغن لگائی۔ اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور یہ سب کام اس نے اپنی کرسی بچانے کے لئے کئے۔ اسی طرح ضیاء الحق نے بھی عوام کے خلاف اسلام کو ہی استعمال کیا۔ اور آج بھی آئی جے آئی گورنمنٹ ضیاء الحق کی پالیسیوں پر ہی کاربند ہے۔

علماء کے کردار پر بحث کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ لوگ تو پاکستان کی تخلیق کے ہی خلاف تھے۔ لیکن جب ان کی مخالفت کے باوجود یہ بن گیا تو انہوں نے اپنے اسلام کو اس ملک پر ٹھونسنا شروع کر دیا۔ اور اگر اب ان کی تنگ ظرفی کی وجہ سے یہ ملک پھر ٹوٹ گیا تو یہ لوگ کہیں گے کہ دیکھا ہم نے پہلے ہی یہ کہہ دیا تھا اور ہماری بات سچی ثابت ہوئی

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جہالت، آبادی کا دباؤ، ملک میں مناسب سماجی ڈھانچے کی کمی، اور صحت کی بہت کم سہولتیں اس وقت ملک کے سب سے بڑے مسائل ہیں۔ لیکن انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ اس وقت حکومت توہین رسالت کے قوانین اور شناختی کارڈ جیسے مسائل میں الجھی ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ عوام کا یہ استحصال محض ہر طرف پھیلی ہوئی جہالت کی وجہ سے ہے۔ ایک جاہل قوم محض تقلید پر انحصار کرتی ہے۔ جبکہ آج قوم کو اجتہاد کی ضرورت ہے انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ حکومت لوگوں کے مذہب میں دخل اندازی کرے۔ جسٹس جاوید اقبال نے بتایا کہ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ مولوی اب اسلحہ بند ہو گئے ہیں اور مساجد کے اندر اس اسلحہ کا استعمال بھی عام کرتے ہیں۔

سید افضل حیدر نے اپنے خطاب میں قائد اعظم کی اس مشہور زمانہ تقریر کا حوالہ دیا جو انہوں نے پہلی دستور ساز اسمبلی کے سامنے ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو کی تھی۔ اس تقریر میں قائد اعظم نے کہا تھا کہ اب آپ پاکستان میں اپنے مندر بنانے کے لئے آزاد ہیں اب آپ اپنی مساجد یا اپنی کسی بھی عبادتگاہ میں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ آپ خواہ کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے تعلق رکھیں حکومت کو اس سے کوئی غرض نہیں ہو گی۔ اب اس بات کو بطور نصب العین ہمیں ہمیشہ کے لئے اپنے سامنے رکھنا ہو گا اور آپ دیکھیں گے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے لیکن مذہبی رنگ میں نہیں کیونکہ مذہب ہر فرد کا اپنا ذاتی مسئلہ ہے بلکہ سیاسی رنگ میں بطور ملک کے شہری ہونے کے۔ بعد میں قائد کے اس وعدے کو ایک مذہبی آزادی کی شق کے طور پر قرارداد مقاصد میں شامل کیا گیا۔ اس شق میں یہ کہا گیا ہے کہ اقلیتوں کے لئے ایسے مناسب قوانین بنائے جائیں گے جن کے نتیجہ میں وہ اپنے مذہب کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنے میں آزاد ہونگی اور اپنے کلچر کو ترقی دے سکیں گی۔

انہوں نے بتایا کہ لفظ "آزادی سے" (FREELY) کا لفظ جنرل ضیاء الحق نے دھوکہ دہی کرتے ہوئے اس وقت ہٹا دیا۔ جب انہوں نے آئین میں ترمیم کی اور قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ بنایا۔

مسٹر حیدر نے موجودہ مذہبی نارواداری کے غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ فرمایا تھا کہ میں تو صرف ایک پیغامبر ہوں اب یہ لوگوں کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس پیغام کو مانیں یا نہ مانیں لیکن اس کے برعکس پاکستان کے موجودہ حکمران اپنے آپ کو اسلام کے ٹھیکیدار بنائے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ (JUST) جسٹ ایک ایسی سیاسی تنظیم ہے جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہے۔ جس کا مقصد پاکستان کے تباہی کی طرف بڑھتے ہوئے سیاسی سماجی ڈھانچے کے بارے میں شعور پیدا کرنا ہے اس کا اصل مقصد پڑھے لکھے طبقے کو متحرک کرنا ہے جو معاشرے میں موجود مذہبی انتہا پسندی اور عدم برداشت پر مضطرب ہیں لیکن موجودہ صورتحال کو بدلنے کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صد ۶ سے آگے

جد ہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لئیق احمد مشتاق مکان ۱۵۰۵ وارڈ ۱۲، محلہ درکھانا والا دنیا پور ضلع لودھراں حال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد السمیع خان وصیت ۲۴۳۹۴، گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر احمد کاہلوں ۔ استاد جامعہ احمدیہ۔

مسل نمبر ۲۸۷۰۹ میں انور ضیاء بیگم زوجہ محمد عبد القادر قوم اُوپل پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ۲۷ نیلا گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۹-۱۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور وزنی سات تولہ مالیتی ۲۱۰۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند مرحوم ۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ انور ضیاء بیگم c/o ایم ہوسٹی اینڈ سنز ۲۷، نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد یحییٰ صدر حلقہ نیلا گنبد لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲، محمد عبد القادر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۸۷۱۰ میں کلیم احمد ولد اقبال احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰/۷ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کلیم احمد ۲۰/۷ آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ بشارت احمد ولد شیخ صالح محمد۔ گواہ شد نمبر ۲، رانا عبد الکریم ولد رانا عبد الحکیم ۱۵۲، آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور وصیت نمبر ۱۱۲۹۴۳-

مسل نمبر ۲۸۷۱۱ میں ہاجرہ بی بی زوجہ چوہدری محمد رمضان صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بدر کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۶-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰ روپے (۲) ترکہ والد۔ نقد رقم ۳۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت خورد و نوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ہاجرہ بی بی مکان نمبر ۱۴ گلی نمبر ۱، بدر کالونی بادامی باغ لاہور گواہ شد نمبر ۱، یعقوب احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲، محمد رمضان خاوند موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان ولادت

مکرم ملک منور احمد احسان صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ دسمبر ۹۲ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عفان احمد" رکھا ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد شریف صاحب آف محمود آباد جہلم کا پوتا اور مکرم غلام احمد خان صاحب ظہور ریٹائرڈ انسپکٹر مال فیکٹری ایریا ربوہ حال ٹورنٹو کینیڈا کا نواسہ ہے۔

○ محترمہ امۃ النصیر برلاس صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ نصر اللہ خان صاحب مسلم کمرشل بینک ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "اعجاز احمد" تجویز فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم راجہ زین العابدین صاحب آف دارالبرکات کا پوتا اور مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کا نواسہ ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صد ۱ سے آگے

رہے ہیں۔ یہی ٹھیک ہے کہ اب اپنے منہ کھولو اور باہر نکل آؤ۔ (کلام الٰہی) کی اس حصہ پر بھی نظر ہے۔ فرمایا ٹھیک ہے ساری کی ساری قوم بھی اگر گناہوں میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے تب بھی وہ ایک ہی عزت کے لائق ہوگا جو اس پہاڑ کے خلاف نیکیوں کے ساتھ چمٹا رہے گا اور اس ایک کے دل کو بڑھاتا ہے اور برائیوں کو کثرت سے اختیار کرنے والوں کو حقیر قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ایسے لوگوں سے کہہ دے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ پاک اور بد۔ صاف اور گند ایک جیسے ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ نے طیّب کو جو امتیاز بخشا ہے وہ اپنی ذات میں قائم رہتا ہے اور اس بات سے آزاد ہے کہ اکثر گندے ہیں یا پاک ہیں۔ فرمایا (-) اے انسان! اگر تجھے کثرت کے ساتھ خباثت اور گندگی نظر آئے اور تو اس سے مرعوب ہو جائے تب بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا کی نظر میں طیب اور بد کا معاملہ اُلٹ جائے۔ بد اگر کروڑوں کروڑ بھی ہوں گے تو بد رہیں گے۔ اور نیک اگر کروڑوں کی سوسائٹی میں ایک بھی ہوگا۔ تو خدا کی نظر میں وہ نیک ہی رہے گا وہ برابر نہیں ہو سکتے۔ بدیوں کے پھیلنے اور روکنے کا یہ اتنا گہرا فلسفہ ہے کہ اگر انسان اس سے واقف ہو جائے تو بہت سی بدیاں جنہوں نے سیلابوں کی طرح کناروں کو کھا لیا۔ ایسے لوگوں کی وجہ سے روکی جا سکتی تھیں جو اس بات پر اگر اُٹھ کھڑے ہوتے کہ ہم تعداد میں خواہ کتنے ہی کم ہوں۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم نیکی کو پکڑے رہیں گے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء)

مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء توجہ فرمائیں۔

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراءِ اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے:۔

بیرون: آخری صفحہ -/۵۰۰۰ روپے — آخری نصف صفحہ -/۲۵۰۰ روپے

اندرون: فی صفحہ -/۴۰۰۰ روپے — نصف صفحہ -/۲۰۰۰ روپے

بیرونی صفحہ -/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ۔ اندرونی صفحہ -/۷۵ روپے۔ شادی و ولادت (کم از کم) -/۱۰۰ روپے

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۔ ۱۷ ۔ دسمبر : ۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے اور آسمان صاف ہے جبکہ آج صبح کے وقت گہری دھند تھی ۔

○ وزیراعظم پاکستان نے ہانگ کانگ سے ٹوکیو روانہ ہوتے وقت صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام پرامن ہے ہم اپنی آزادی اور خود مختاری پر سودے بازی کئے بغیر امریکہ کیساتھ بہتر تعلقات کے خواہاں ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق پاکستانی عوام کو حاصل ہیں ۔ اخبارات مکمل طور پر آزاد ہیں ۔ تحریر و تقریر پر کوئی پابندی نہیں ۔ عدالتیں خود مختار اور آزاد ہیں ۔ اور آئین کے مطابق لوگوں کو تمام بنیادی حقوق نہ صرف حاصل ہیں بلکہ عوام کے آئینی حقوق کا بھرپور تحفظ بھی ہو رہا ہے ۔

○ وزیراعظم پاکستان کے جاپان پہنچنے پر جاپان کے پارلیمانی امور کے نائب وزیر اور دیگر اعلیٰ حکام نے ہوائی اڈے پر ان کا انتہائی گرمجوشی سے استقبال کیا ۔ ٹوکیو پہنچنے پر وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان جاپان کے ساتھ تعلقات کو بے حد اہمیت دیتا ہے ۔ اور کئی عالمی و علاقائی امور پر دونوں ممالک کا موقف یکساں ہے ۔

○ وفاقی وزیر ریلوے غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ وزیراعظم کے حالیہ دورہ جاپان کے دوران ریلوے کے پانچ اہم منصوبوں سے متعلق مذاکرات ہوں گے ۔ جن میں ۹۴ ریلوے سٹیشنوں پر ٹریفک سرکٹ کے نظام کا قیام ، ۱۰۱ ریلوے انجنوں کی ری کنڈیشننگ ، لوکو فیکٹری کی توسیع میں جاپان کی سرمایہ کاری خانیوال سمہ سٹہ کراچی سیکشن پر بجلی کی ریل گاڑیوں کو چلانے ریلوے کے پلوں کو مستحکم بنانے اور اسلام آباد کیرج فیکٹری میں توسیع کے پراجیکٹ شامل ہیں ۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ بھارت میں پاکستانی قونصلیٹ جنرل کو بند اور نئی دہلی میں ہائی کمیشن کے عملے کو واپس بلا لیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک اس طرح کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔ تاہم بمبئی میں کشیدہ صورتحال کے پیش نظر وہاں کے پاکستانی قونصلیٹ آفس کے عملے کے خاندانوں کو ۱۰ ۔ دسمبر کو واپس بلا لیا گیا تھا ۔

○ امریکہ نے مسئلہ کشمیر اور دہشت گردوں کی مبینہ حمایت کے حوالے سے پاکستان پر دباؤ بڑھا دیا ہے امریکہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان آئی ایس آئی کی بجائے مسئلہ کشمیر کو نمٹانے کی تمام ذمہ داری وزارت خارجہ کو سونپی جائے ۔

○ یورپی اقتصادی برادری نے پاکستان کے لئے ٹیکسٹائل کوٹہ میں ۲۰ فیصد اضافہ کر دیا ہے ۔ پاکستان اب یورپی برادری کو ٹیکسٹائل کی مصنوعات فراہم کرنے والا پانچواں بڑا ملک ہو گا ۔

○ سابق گورنر پنجاب غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ نیا آرڈیننس دراصل اپوزیشن اور جمہوریت کو کچلنے کے لئے ہے ۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت من مرضی کے کالے قوانین نافذ کر کے فاشزم متعارف کرا رہی ہے ۔

○ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے صدر کے جاری کردہ تازہ آرڈیننس کی واپسی کے لئے حکومت کو ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دے دیا ہے ۔

○ غلام محمد آباد فیصل آباد کے مدینہ چوک میں بیک وقت پانچ ڈکیتی کی وارداتوں کے دوران تین مسلح افراد دہشت گردی اور توڑ پھوڑ کر کے دکانوں سے آٹھ لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے ۔

○ دیپالپور کے ایک شخص عبدالرؤف سے دہشت گردوں نے بذریعہ خط دس لاکھ روپے تاوان طلب کیا ہے ۔ اور تاوان ادا نہ کرنے کی صورت میں اسے اور اس کے بیٹے کو جان سے مار دینے کی دھمکی دی گئی ہے ۔

○ دیپالپور کی نئی آبادی بصیرپور کی ایک شادی شدہ عورت کو آتشیں اسلحہ سے لیس تین افراد نے اغوا کر لیا اور اسے ایک مکان میں لے جا کر اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا ۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنی ایک خبر میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایک دہشت گرد ملک قرار دینے کے بارے میں ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ سقوط ڈھاکہ کا بدلہ لینے کے لئے نظریہ پاکستان سے محبت کا جذبہ بیدار رکھنا ہو گا ۔ اور مسلم لیگ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا ہو گا ۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ جاپان کے تعاون سے پاکستان میں نیشنل پولیس اکیڈیمی قائم کی جائے گی ۔ جس پر ۴۰ ، کروڑ روپے لاگت آئے گی ۔ یہ اپنی نوعیت کی پہلی اکیڈیمی ہو گی ۔

○ سانحہ بابری مسجد سے انڈیا اور پاکستان کے درمیان چلنے والی سمجھوتہ ایکسپریس کی سروس دوبارہ مکمل طور پر بحال کر دی گئی ہے ۔ آج سے یہ ٹرین لاہور اور اٹاری کے درمیان حسب سابق روزانہ چلا کرے گی ۔

○ بطرس غالی سے لیبیا کے شہریوں نے اپیل کی ہے کہ لیبیا کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں ختم کی جائیں ۔

○ افغانستان میں ایک بار پھر سابق افغان صدر نجیب کو برسر اقتدار لانے کے لئے سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں ۔

○ صدر بش نے کہا ہے کہ امریکہ کو عالمی معاملات میں قائد کا کردار ادا کرتے رہنا چاہیئے ۔ عالمی قیادت سے دستبرداری کی صورت میں ہماری سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے

○ بھارت میں تین صوبائی حکومتیں برطرف کئے جانے پر بی بی سی نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ حکومت کے اس فیصلے کے بعد حکومت اور بی جے پی کے درمیان محاذ آرائی ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے ۔ اب بھارتی جنتا پارٹی ہندو عوام میں مسلمانوں کے خلاف شدید جذباتی ماحول پیدا کرے گی ۔

○ متحدہ عرب امارات میں اونٹ دوڑ کا سیزن شروع ہو گیا ہے ۔

○ بوسنیا میں خون خرابہ روکنے کے لئے یورپی برادری سمیت ۲۹ ، ممالک کے وزراء خارجہ اور اعلیٰ حکام اجلاس کے لئے جنیوا پہنچ گئے ہیں ۔

○ بھارت گئے ہوئے پاکستانیوں کی بڑی تعداد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔ پاکستانیوں کے بارے میں بھارت کی حکومت سے رابطہ قائم کیا گیا مگر بھارتی حکومت کی طرف سے کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں ملا ۔

○ عالمی بینک جنوبی ایشیا ۔ افریقہ اور لاطینی امریکہ کے غریب ممالک کو امداد دے گا ۔

کمزور بچے

بے بی ٹانک ــــ BABY TONIC

بچوں کی کمزوری ، سوکھا پن ، دستوں ، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑے پن وغیرہ کے لئے بچوں کا ٹانک ۲ سال کی عمر تک زیادہ مفید ہے ۔ قیمت ۱۲/- روپے

بے بی گروتھ کورس ــــ BABY GROWTH COURSE

ہر عمر کے کمزور بچوں میں ہڈیوں کی نشوونما ، بھوک کی کمی اور جسمانی توانائی کے لئے مفید کورس ، قیمت ۳۰/- روپے ، لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

پتہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش اینٹینا

خریدنے کے لئے

نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱ ۔ ہال روڈ ۔ لاہور فون ۲۲۴۵۵۰ ، ۲۲۶۵۰۸